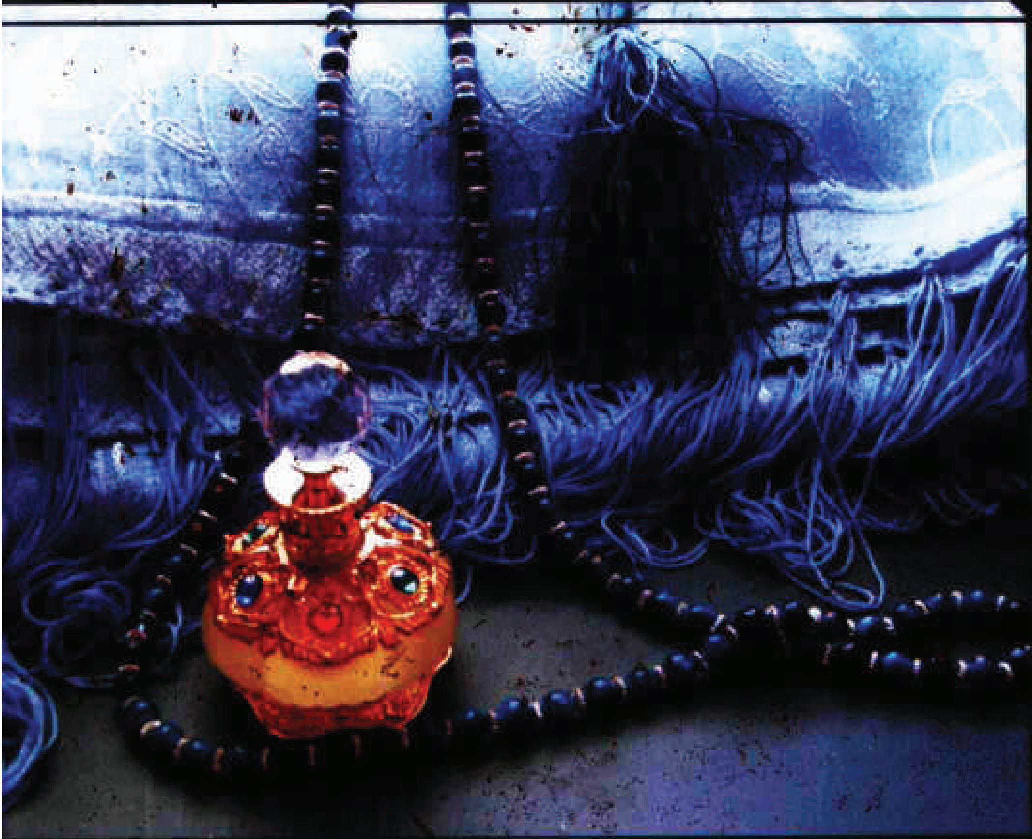
دُرالمعارف

(ملفوظات حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ)



حضرت شاہ رؤف احمد مجددیؒ

مترجم: محمد نذیر رانجھا



دُرِّ المعارف

(ملفوظات حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ)

حضرت شاہ رؤف احمد مجددیؒ

ترجمہ، مقدمہ، تخریج آیات و احادیث

محمد نذیر رانجھا

الفتح پبلی کیشنز

راولپنڈی



اشاعت اوّل ۲۰۱۰ء

۲۹۷.۴۰۹۲

اح م احمد، رؤف

درالمعارف / رؤف احمد؛ مترجم: محمد نذیر رانجھا۔

راولپنڈی: الفتح پبلی کیشنز، ۲۰۱۰ء

۴۸۰ ص

اشاریہ

۱. اسلام ۲. تصوف۔ملفوظات

297.4092

AHM Ahmad, Rauf

Dur-rul Muarif/ by Rauf Ahmad; translated by Muhammad Nazir Ranjha.- Rawalpindi: Al-Fath Publications, 2010

480 p.

ISBN 978-969-9400-07-0

Includes Index

بہ تعاون:

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ

الفتح پبلی کیشنز

- + 92 322 517 741 3
- alfathpublications@gmail.com

distributor

VPrint Book Productions

- + 92 51 581 479 6
- vprint.vp@gmail.com
- + 92 300 519 254 3
- www.vprint.com.pk

392-A, St. 5-A, Lane 5, Gulraiz Housing Scheme-2, Rawalpindi

لیکن ایسا مزاح کہ اس میں جھوٹ کا شائبہ نہ ہو۔ جس طرح کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی، یہ بات درست ہے اور سچ ہے یا جھوٹ؟ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مزاح کے طور پر فرمایا کہ جوان عورتیں بہشت میں داخل ہوں گی، بوڑھی نہیں۔ وہ بوڑھی عورت غمگین ہوکر اپنے گھر رخصت ہوگئی۔ پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس عورت سے ارشاد فرمایا کہ حق سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی بوڑھی عورت کو نوجوانی کی خلعت عطا فرما کر جنت میں داخل کریں گے۔ پس یقیناً جنت میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا، بلکہ جوان ہوگا۔

پھر حضرت عالی نے ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے میرا مزاج بھی مزاح کی جانب مائل تھا۔ ایک روز مجھے الہام ہوا کہ مزاح نہیں کرنا چاہیے۔

بروز اتوار ۸رجمادی الاولیٰ ۱۲۳۱ھ

اوقات کو ضائع کرنا

میں (حضرت عالی کے) پُرفیض حضور میں حاضر ہوا۔ حضرت عالی نے میر قمرالدین سمرقندی (رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ اوقات کا ضائع کرنا درجات کے نقصان کا سبب ہے۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نمازِ تہجد، شکرالنہار اور نمازِ استخارہ

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ نبی (کریم) صلّی اللہ علیہ وسلّم نمازِ تہجد تیرہ رکعت لمبی قرأت اور لمبے قومہ اور جلسہ سے ادا فرماتے تھے اور کبھی نو رکعت اور کبھی پانچ رکعت، مختلف روایات اور اوقات کے اختلاف پر۔ صبح کی نماز کے بعد (اپنی جگہ پر) بیٹھتے، یہاں تک کہ سورج مشرق کی جانب اتنا اوپر آجاتا جتنا کہ عصر کے وقت مغرب کی طرف نظر آتا ہے۔ اس وقت دو رکعت شکرالنہار اور دو رکعت نمازِ استخارہ پڑھا کرتے تھے، اور دعا فرمایا کرتے تھے کہ الٰہی! جس کام میں دنیا اور آخرت میں میرے لیے خیر ہو، وہ مجھ سے سرزد ہو۔ جو کام دنیا

پھر حضرت عالی نے ارشاد فرمایا کہ جب نفس مطمئنہ بن جاتا ہے اور راضی اور مرضی ہو جاتا ہے تو معاملہ سینے سے متعلق ہو جاتا ہے اور شرح صدر حاصل ہو جاتا ہے اور (سالک) ایمانیات میں دلیل کا محتاج نہیں رہتا اور نظر واضح اور اعتقاد کشفی حاصل ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد حضرت عالی نے فرمایا کہ سبحان اللہ! حضرات نقشبندیہ قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْرَارَھُمْ کا طریقہ عالیہ عجیب ہے جو زیادہ آسان اور زیادہ مفید ہے۔

نسبت نقشبندیہ

اس کے بعد (حضرت عالی کے) پُرفیض حضور میں حضرات نقشبندیہ قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْرَارَھُمْ کی نسبت کا ذکر آیا۔ حضرت عالی نے فرمایا کہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قَدَّسَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَسْرَارِہِ السَّامِیْ سے پہلے نسبت احسان تھی۔ ان سے اس نسبت کی پرداخت اور حضور و آگاہی پیدا ہوئی۔ بعد ازاں حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ سے نیا طریقہ ظاہر ہوا، کیونکہ انہوں نے بارہ روز تک دعا فرمائی کہ الٰہی! مجھے ایسا طریقہ عنایت فرما جو بلاشبہ موصل (پہنچانے والا) ہو۔ حق تعالی نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور زیادہ آسان اور زیادہ موصل (پہنچانے والا) طریقہ عنایت فرمایا۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

نیز حضرت عالی نے فرمایا کہ ایک روز میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر حاضر ہوا تھا اور اُن سے توجہ و امداد طلب کی اور عرض کیا کہ شَیْئًا لِلّٰہِ شَیْئًا لِلّٰہِ۔ میں نے مشاہدہ قلبی سے دیکھا کہ پانی سے بھرا ہوا ایک حوض ہے جس کے کنارے سے پانی گزر رہا ہے اور القا ہوا کہ تیرا سینہ عرفان مجددی کے انوار سے اس طرح بھرا ہوا ہے جو دوسرے کے نور کی گنجائش نہیں رکھتا۔

حضرت نظام الدین اولیاء قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ کے مزار پر حاضری

نیز حضرت عالی نے فرمایا کہ ایک روز میں (حضرت) نظام الدین (اولیاء قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) کے روضہ منورہ پر گیا اور عرض کیا کہ مجھ پر توجہ فرمائیں۔ حضرت نظام الدین

صَلَوٰاتُ اللّٰہِ الْمَلِکُ الْاَکْبَرْ سے مروی ہے۔ حضرت عالی نے ارشاد فرمایا کہ اس القا سے سمجھ آتی ہے کہ آنسرورانبیاء عَلَیْہِ صَلَوٰاتُ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْاَکْبَرُ نے حفظ کی القا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سینے کو فرمائی، لیکن ہمت کرنا بھی اوجِ رسالت اور عنقائے قاف قرب (حضرت محمد مصطفیٰ) عَلَیْہِ مِنَ الصَّلَوٰاتُ اَتَمُّھَا وَ اَکْمَلُھَا کی (ایک) دوسری حدیث سے ظاہر اور واضح ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو دل میں جہالت کا خطرہ (وسوسہ) آیا، امام الانبیاء (حضرت محمد مصطفیٰ) عَلَیْہِ صَلَوٰاتُ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْاَعْلٰی نے ہمت سے اپنا دستِ مبارک ان کے دل پر پھیرا، فوراً ان کے دل سے یہ خطرہ دور ہو گیا اور ان کے بے کینہ سینہ کی لوح سے یہ نقش باطل مٹ گیا اور انہوں نے کہا: "کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی اللّٰہِ فِرَقًا" یعنی: گویا کہ میں اوپر اللہ کی طرف دیکھتا ہوں۔

نیز سیّدِ اولادِ آدم (حضرت محمد مصطفیٰ) صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دوسرے صحابہ (کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ) کے ماسوی اللہ خطرات کو دُور کرنے کے لیے (ان کے) سینہ سے ناف تک اپنا رشکِ یدِ موسیٰ (علیہ السّلام) دستِ مبارک پھیرا، جس کا ایسا اثر ظاہر ہوا کہ ان کی زندگی کے دوران کبھی کسی خطرہ نے ان کے بے کینہ سینے کو بے آرام نہیں کیا۔

شیخ طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

نیز (حضرت عالی کے) حضور گنجور میں (حضرت) شیخ طاہر لاہوری (رحمۃ اللہ علیہ) کا، جو حضرت مجدد الف ثانی (قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) کے خلفا میں سے تھے، ذکر ہوا۔ حضرت عالی نے فرمایا، حضرت شیخ طاہر (رحمۃ اللہ علیہ) شان عظیم اور مرتبہ بلند رکھتے ہیں۔ اکثر اوقات ان کو الہام ہوتا تھا کہ اے طاہر! کہو کہ میرا قدم اولیاء اللہ کے مفارق (سر) پر ہے۔

اس کے بعد حضرت عالی نے فرمایا کہ ایک روز (حضرت) مجدد الف ثانی قَدَّسَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِسِرِّہِ السَّامِیْ حلقہ میں بیٹھے تھے کہ مکاشفہ کے ذریعے آپ پر (حضرت) شیخ طاہر (رحمۃ اللہ علیہ) کے احوال ظاہر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس حلقہ کے حاضرین میں سے ایک شخص ضلالت کا طوق گردن میں ڈالے گا۔ عِیَاذًا بِاللّٰہِ

سُبْحَانَہٗ عَنْ ذٰلِکَ. یعنی: اللہ سبحانہٗ کی پناہ اس سے۔

میں نے اس کی پیشانی میں لفظ ھُوَ الْکَافِر (یعنی وہ کافر ہے) لکھا ہوا دیکھا ہے۔ پس حلقہ کے دوست، جنہوں نے بندگی کا حلقہ گوش اخلاص میں ڈال رکھا تھا اور طریقہ کے مرید، جنہوں نے جانثاری کے گھوڑے کو میدان ارادت میں دوڑا رکھا تھا، وہ مُرید مَرید کے ان حالات، سخت وعید کے انجام اور ایمان کے زوال سے خوفزدہ ہو گئے۔ آخر کار انہوں نے عرض کیا کہ ہم میں سے ہر ایک اس بات سے خوفزدہ اور اس رنج ودکھ سے افسردہ ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ عین عنایت کی نگاہ فرمائیں اور اسے اس نکارت کے بھنور سے (نکال کر) امان کے کنارہ پر لے آئیں۔ ہم میں سے جس شخص کے خراب کام کا انجام اس دریائے بلا کی تہہ میں ہے اور ہم سے جس آدمی کے نامناسب کردار کا حال بحر ابتلا کا غوطہ خور ہے، آپ ارشاد فرمائیں کہ وہ افسردہ کون ہے؟ اور اس کا نام کیا ہے؟ جب اس کا انجام بتایا گیا تو اُس کا نام بھی فرمائیں۔ پس واقف اسرار رحمانی حضرت مجدد الف ثانی قَدَّسَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِسِرِّہِ السَّامِیْ نے فرمایا کہ یہ شیخ طاہر لاہوری ہے۔ دوست حیران ہو گئے کہ اس طرح کا بے مغز و پوست پاکیزہ آدمی گمراہی کا راستہ اختیار کرے گا اور روشنی سے اندھیرے کی جانب بھاگ پڑے گا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت (مجدد الف ثانی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) کے فرمان کے مطابق واقع (پیش) آیا کہ شیخ طاہر نے اسلام کی پاکیزگی کو کفر کی پلیدی سے بدل ڈالا اور گمراہی کی زنار گلے میں ڈال لی۔ کیونکہ شیخ طاہر حضرتین (حضرت خواجہ محمد سعید قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ اور حضرت خواجہ محمد معصوم قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) کے استاد تھے، لہٰذا (گرامی قدر) صاحبزادگان نے عرض کی کہ حضرت (مجدد الف ثانی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) توجہ فرمائیں، تاکہ شیخ طاہر دوبارہ اسلام کے شرف سے مشرف ہو جائے۔ حضرت امام ربانی (قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) متوجہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ ان کے حق میں لوحِ محفوظ میں ھُوَ الْکَافِرْ (وہ کافر ہے) لکھا ہے۔ پھر حضرت (مجدد الف ثانی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) نے بارگاہ الٰہی میں نہایت گڑگڑا کر عرض کی کہ الٰہی! حضرت غوث الثقلین (سیّد عبدالقادر جیلانی) قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کو نہ ٹلنے والی قضا پر دسترس نہیں ہے، مگر مجھے بھی فرمایا گیا ہے

مکتوبات قدسی آیات سے اس طرح فیض اخذ کرتا ہوں جس طرح کہ مرید اپنے پیروں سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

توجہ لینے کے لیے باری مقرر کرنا

نیز حضرت عالی نے فرمایا کہ سبحان اللہ! حضرت (مجدد قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) نے حضرت حق (تعالیٰ) جَلَّ جَلَالُہٗ کی کیسی تقدیس و تنزیہ (پاکی) بیان فرمائی ہے؟ آپ کا کلام انسانی بیان سے بالاتر ہے۔ سچ ہے کہ (یہ) سراسر الہام ربانی ہے۔ جب ان قبلہ انام کا پُر فیض کلام شریف خواص و عوام کو اس طرح ہدایت بخشنے والا ہے تو پھر کلام کرنے والے کو اس پر قیاس کرنا چاہیے اور ان کے وصف اور ستائش میں لگ جانا چاہیے۔ شعر:

من چہ گویم وصف آن عالی جناب
نیست پیغمبر ولی دارد کتاب

یعنی: میں ان عالی جناب کی صفت کیا بیان کروں؟ پیغمبر نہیں ہیں، لیکن کتاب رکھتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت عالی توجہ فرمانے کے لیے ان اہلِ طریقت کے حلقہ کی جانب متوجہ ہوئے جو اخلاص کا طوق گردنِ ارادت میں ڈال کر پھرتے تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ با اخلاص اور مخلص عقیدتمندوں کا مجمع خصوصیت کے ساتھ بیشمار ہے، کیونکہ لوگ سمرقند، بخارا، غزنی، تاشقند، حصار، قندھار، کابل، پشاور، ملتان، کشمیر، لاہور، سرہند، امروہہ، سنبھل، بریلی، رامپور، لکھنؤ، جائس، بہرائچ، گورکھپور، عظیم آباد، ڈھاکہ، بنگال، حیدرآباد، پونا وغیرہ سے حق (تعالیٰ) جَلَّ وَ عَلَا کی طلب کے لیے اپنے وطنوں کو چھوڑ کر آئے ہوئے تھے۔ حضرت عالی کو ان دنوں میں بہت زیادہ ضعف (لاحق) تھا، (لہٰذا) ارشاد فرمایا کہ لوگوں کی باری مقرر کی جائے۔ تیس اشخاص کو صبح کے حلقہ میں مخصوص کرو اور تیس آدمیوں کو عصر کے حلقہ میں۔ باقی آدمیوں کو دوسرے روز اسی طرح تیس تیس اشخاص کے گروہ میں لے آؤ تاکہ توجہ حاصل کریں۔ جب سب کو توجہ مل جائے تو پھر پہلے تیس آدمی (حلقہ میں) آجائیں اور توجہ سے مستفیض ہوں۔

نیز حضرت عالی نے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ، حضرتین (حضرت خواجہ محمد سعید قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ اور حضرت خواجہ محمد معصوم قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) اور قبلہ پیر و مرشد برحق حضرت مرزا صاحب (جان جاناں مظہر) قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ کا معمول یہی تھا کہ لوگوں کے لیے باری مقرر تھی۔

الہامِ ربانی

نیز حضرت عالی نے فرمایا کہ ایک روز مجھے الہام ہوا تھا کہ حضرت نظام الدین اولیاء (قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) نے اپنے خلفاء کو دکن کی طرف بھیجا تھا، تم اپنے خلفاء کو کابل، بخارا اور قندھار کی جانب بھیجو۔

بروز اتوار ۲۹؍ جمادی الاولیٰ (۱۲۳۱ھ)

عروج و نزول کے حصول کا طریقہ

بندہ (حضرت عالی کے) بلند حضور میں حاضر ہوا۔ حضرت عالی نے مولوی شیر محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کو ارشاد فرمایا کہ آپ کو عروج سے زیادہ نزول واقع ہے، (لہٰذا) چاہیے کلمہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" زیادہ پڑھیں اور سو مرتبہ (پڑھنے) کے بعد کلمہ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھیں، تاکہ عروج زیادہ ہو جائے۔

نیز حضرت عالی نے فرمایا کہ جس سالک کو عروج زیادہ ہو جائے تو تہلیل لسانی (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) ہر مرتبہ کلمہ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" ملا کر پڑھے، تاکہ نزول زیادہ ہو جائے۔ جس شخص کو عروج اور نزول برابر ہوں وہ تہلیل (لسانی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) میں کلمہ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" دس یا پندرہ بار پڑھے۔ یہ طریقہ عروج و نزول کے لیے بہت مفید ہے۔

سائل کی رقم

نیز حضرت عالی نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا تھا اور حضرت پیر و مرشد برحق (جان جاناں مظہر قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ) کے خلفائے اعظم حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت محمد احسان رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مجلس میں